اسلامی نظریاتی کونسل

ایک تعارف

خواندگانِ محترم، قارئینِ مجلّہ فقہ اسلامی

چند ماہ قبل مجھے جب اسلامی نظریاتی کونسل میں بحیثیت رکن خدمات تفویض کرنے کے لئے مجھ سے موافقت طلب کی گئی تو میں نے مشورۃً اس کا ذکر تذکرہ اپنے احباب سے کیا۔

کہا گیا کہ یہ بے کار قسم کا ادارہ ہے اس میں جاکے اپنی توانایاں ضائع کروگے......اب تک اس نے کون سے ایسے کارنامے انجام دئے ہیں جواب تمہارے جانے سے ان میں جان پڑے گی؟......اس کی سفارشات کو مانتا کون ہے؟......اس کی نشستیں تو عموماً سیاسی رشوت کے طور پر مختلف پارٹیز کو دی جاتی ہیں......اور کام اس کا کوئی ہے نہیں......بے کار وقت ضائع ہوگا......اس عرصہ میں کوئی اور علمی کام یا دینی خدمات انجام دی جاسکتی ہیں......

علی ہذا القیاس جتنے منہ اتنی باتیں......کچھ دیر کو تو میں بھی ذرا تشویش میں چلا گیا کہ کیا جو کچھ کہا جارہا ہے یہ سچ ہے؟ اگر ایسا ہی ہے تو واقعی اس میں جانا بے سود ہے، مگر میں نے جب اس کے سابق اراکین کی فہرست پر نظر ڈالی تو مجھے اس میں جو بھاری بھرکم علمی شخصیات نظر آئیں ان کے اسماء گرامی دیکھ کر یہ خیال آہستہ آہستہ تقویت پکڑنے لگا کہ اگر یہ ایسا ہی کوئی بے کار ادارہ ہے تو کیا یہ مصروف ترین علمی وفکری شخصیات خواہ مخواہ اس میں اپنا وقت ضائع کرتی رہیں؟ یا انہوں نے اسے ملک وقوم کے لئے مفید ادارہ خیال کرتے ہوئے اس میں خدمات انجام دیں اور یقیناً کوئی کام تو انہوں نے اس میں رہتے ہوئے کئے ہوں گے......ان کا جائزہ لینا چاہئے......چنانچہ میں نے کونسل کی کچھ رپورٹس تو پہلے ہی سے پڑھ رکھی تھیں مزید کا مطالعہ شروع کردیا......تو مجھے اس نتیجہ پر پہنچنے میں دیر نہیں لگی کہ کونسل کے معزز سابق اراکین نے اتنا کام کیا ہے کہ کسی اجتماعی اجتہاد کے ادارہ نے بھی فی زمانہ نہیں کیا ہوگا............

☆ بیع مقابل اعتماد تاجیری سے مراد Leasback ہے ☆

وہ کام کیا ہے؟ اس کی تفصیلات تو انشاء اللہ آئندہ قسط وار بیان ہوں گی سر دست اس کا تعارف، اس کا مقصدِ قیام، اس کے اہداف، اور اس کے اختیارات وطریقِ کار کے حوالہ سے ایک تعارف پیش خدمت ہے تا کہ ہمارے احباب کے علم میں بطور خاص اور علماء کرام ومشائخ عظام کے علم میں نیز طلبہ دین کی نالج میں یہ بات آ سکے کہ:......

یہ کونسل کیا ہے؟ کیوں ہے؟ اور کیا کرتی ہے؟

اس کی کوئی افادیت ہے یا نہیں؟

جب سے یہ کونسل بنی ہے اس نے اب تک کیا کیا کام کئے ہیں......

اس نے اب تک کیا کیا سفارشات مرتب کی ہیں۔

اس کی سفارشات پر کبھی عمل بھی ہوا ہے یا نہیں؟ اگر ہوا ہے تو اس کے نتائج؟

اور اگر عمل نہیں ہوا تو ذمہ دار کون ہے؟ کونسل یا حکومت؟

اس کے دائرہ کار کی حدود کیا ہیں؟

اس کے کوئی اختیارات بھی ہیں اور اس کی قانونی حیثیت کیا ہے؟

یہ سب اور اسی طرح کے دیگر سوالات کے جوابات انشاء اللہ آئندہ قسط وار پیش کئے جائیں گے......تو سب سے پہلے آج کی نشست میں کونسل کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے اور اس کے چیدہ چیدہ سابق اراکین کے اسماء گرامی کی فہرست درج کی جاتی ہے......حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی، مولانا محمد بخش مسلم، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا عبدالحامد بدایونی، مفتی محمد حسین نعیمی، مفتی ظفر علی نعمانی، مولانا منتخب الحق قادری، مولانا ظفر احمد انصاری، مولانا سید محمد متین ہاشمی، ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، مفتی غلام رسول رضوی، ڈاکٹر صغیر حسن معصومی، مولانا محمد طاسین، مفتی محمد صالح نعیمی، مولانا ارشاد الحق تھانوی، پروفیسر شاہ فرید الحق علامہ غلام رسول سعیدی، مولانا غلام محمد سیالوی، پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن، وغیرھم............

مذکورہ بالا اسماء گرامی سے ظاہر ہے کہ یہ حضرات اپنے دور کے جید علماء شمار کئے جاتے ہیں اور یقیناً وقت ضائع کرنے کے لئے انہوں نے کونسل میں شمولیت اختیار نہیں کی ہوگی......اور جو کام انہوں نے کونسل میں موجود رہ کر کیا وہ کونسل کے ریکارڈ پر ہے اور اس کی سالانہ رپورٹس میں اس کی

☆بیع علی المکشوف سے مراد ہے Bearsale / Shortsale ☆

جزئیات شائع ہوچکی ہیں......

کونسل کی تاریخ پر ایک نظر ڈالیں تو درج ذیل معلومات حاصل ہوتی ہیں:

دستوری تاریخ:۔

۱۹۵۶ء میں پاکستان کا پہلا دستور منصۂ شہود پر آیا تو قرارداد مقاصد کی روشنی میں آئین کے آرٹیکل ۱۹۸(۱) میں طے کیا گیا کہ:

ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے منافی ہو......اور موجودہ قوانین کو ان احکام کے مطابق بنایا جائے گا۔

اسی آرٹیکل (۱۹۸) کی ذیلی شق (۳) میں مندرجہ بالا حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے قرار دیا گیا کہ:

جناب صدر دستور کے نفاذ کے دن سے ایک سال کے اندر ایک کمیشن مقرر کرینگے۔

(الف) کہ وہ سفارشات پیش کرے،

(۱) موجودہ قوانین کو احکام اسلام کے مطابق بنانے کے لئے اقدامات کے بارے میں،

(۲) ان مراحل سے متعلق جن میں ایسے اقدامات نافذ العمل کئے جائیں :اور

(ب) کہ وہ قومی اور صوبائی مجالس مقننہ کی راہنمائی کی غرض سے احکام اسلام ایسی موزوں شکل میں مدون کرے جس میں انھیں قانونی شکل دی جاسکے۔

۱۹۶۲ء میں جو نیا دستور آیا اس میں بھی آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا۔آرٹیکل ۲۰۴(۱) میں اس کونسل کے مندرجہ ذیل فرائض منصبی طے کئے گئے:

مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں کو ایسی سفارشات کرنا جن کے ذریعے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں ہر لحاظ سے اسلامی نظریات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنایا جاسکے،نیز اس کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کی جاسکے اور دستور کی پہلی ترمیم کے قانون ۱۹۶۳ء کے نافذ ہونے سے فوراً پہلے نافذ العمل تمام قوانین کا جائزہ لینا تاکہ انہیں قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی تعلیمات اور تقاضوں کے مطابق بنایا جائے۔

۱۹۷۳ء کے دستور کے آرٹیکل ۲ میں اسلام کو ریاست پاکستان کا دین قرار دیا گیا ہے اور آرٹیکل ۲۲۷ تا ۲۳۱ میں قوانین کی اسلامی تشکیل اور اس مقصد کے لئے کونسل کے کردار کی وضاحت سے تصریح کردی گئی ہے۔آرٹیکل ۲۲۷(۱) میں بصراحت قرار دیا گیا ہے کہ:

تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں منضبط اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، جن کا اس حصے میں بطور اسلامی احکام حوالہ دیا گیا ہے، اور ایسا کوئی قانون وضع نہیں کیا جائے گا جو مذکورہ احکام کے منافی ہو۔

اسی آرٹیکل کی ذیلی شق (۲) میں مزید تصریح کردی گئی ہے کہ ذیلی شق (۱) کے احکام کو عملی شکل دینے کے لئے وہ طریق اختیار کیا جائے گا جو دستور کے اس حصے یعنی جزء ۹ بعنوان اسلامی احکام میں بیان کیا گیا ہے۔

آرٹیکل ۲۲۸ میں اس کی تعبیر وتصریح کرتے ہوئے قرار دیا گیا ہے کہ:

یوم آغاز سے نوے دن کی مدت کے اندر ایک اسلامی نظریاتی کونسل دی جائے گی جس کا اس حصے میں بطور اسلامی کونسل حوالہ دیا گیا ہے۔

اسی آرٹیکل ۲۲۸ کی ذیلی شق (۲) میں اسلامی نظریاتی کونسل کی ہیئت ترکیبی کی وضاحت کی گئی ہے:

اسلامی کونسل کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بیس ایسے ارکان پر مشتمل ہوگی جنہیں صدران اشخاص میں سے مقرر کرے، جو اسلام کے اصولوں اور فلسفے کا، جس طرح کہ قرآن پاک وسنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، علم رکھتے ہوں یا جنہیں پاکستان کے اقتصادی، سیاسی، قانونی اور انتظامی مسائل کا فہم وادراک حاصل ہو۔

آرٹیکل ۲۲۸ کی اگلی ذیلی شق (۳) کی رو سے یہ لازم قرار دیا گیا ہے کہ کونسل کے کم از کم دو ارکان سپریم کورٹ یا کسی ہائی کورٹ کے حاضر سروس یا سابق جج ہوں گے۔ اسی طرح کم از کم ایک خاتون رکن کا ہونا بھی ضروری قرار دیا گیا ہے اور کونسل کے ارکان مین کم از کم چار، اسلامی علوم کی تدریس وتحقیق کے کم از کم پندرہ سالہ تجربہ کے حامل ہونے چاہئیں۔

آرٹیکل ۲۲۹ کے مطابق صدر پاکستان یا کسی صوبے کے گورنر کسی معاملے میں یہ سوال کہ: آیا کوئی مروجہ قانون احکام اسلام کے منافی ہے یا نہیں؟ کونسل کو ریفر کرسکتے ہیں۔ قومی اسمبلی یا سینیٹ یا کوئی صوبائی اسمبلی بھی ایسا کوئی مسئلہ کونسل کو ریفر کرسکتی ہے بشرطیکہ اس کے ارکان کا کم از کم ۲/۵ حصہ اس کا تقاضا کرے۔

۱۹۶۲ء کے آئین کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا۔

آرٹیکل ۲۳۰ میں کونسل کے جو فرائض منصبی بیان کئے گئے ہیں درج ذیل ہیں:

☆استثمار سے مراد ہے .... Investment☆

(الف) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں سے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو اپنی زندگیاں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کے ان اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے جن کا قرآن پاک اور سنت میں تعین کیا گیا ہے،

(ب) کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کو کسی ایسے سوال کے بارے میں مشورہ دینا جس میں کونسل سے اس بابت رجوع کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے یا نہیں،

(ج) ایسی تدابیر کی، جن سے نافذ العمل قوانین کو اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا، نیز ان مراحل کی جن سے گزر کر محولہ تدابیر کا نفاذ عمل میں لانا چاہیے، سفارش کرنا، اور

(د) مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور صوبائی اسمبلیوں کی راہنمائی کے لئے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل میں تدوین کرنا جنہیں قانونی طور پر نافذ کیا جا سکے۔

(۱) جب آرٹیکل ۲۹۹ کے تحت، کوئی سوال کسی ایوان، کسی صوبائی اسمبلی، صدر یا کسی گورنر کی طرف سے اسلامی کونسل کو بھیجا جائے، تو کونسل اس کے بعد پندرہ دن کے اندر اس ایوان، اسمبلی، صدر یا گورنر کو جیسی بھی صورت ہو، اس مدت سے مطلع کرے گی جس کے اندر وہ مذکورہ مشورہ فراہم کرنے کی توقع رکھتی ہو۔

(۲) جب کوئی ایوان، کوئی صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر جیسی بھی صورت ہو، یہ خیال کرے کہ مفاد عامہ کی خاطر اس مجوزہ قانون کا وضع کرنا جس کے بارے میں سوال اٹھایا گیا تھا مشورہ حاصل ہونے تک ملتوی نہ کیا جائے، تو اس صورت میں مذکورہ قانون مشورہ مہیا ہونے سے قبل وضع کیا جا سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے جب کوئی قانون اسلامی کونسل کے پاس مشورے کے لئے بھیجا جائے اور کونسل یہ مشورہ دے کہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے تو ایوان، یا جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر اس طرح وضع کردہ قانون پر دوبارہ غور کرے گا۔

(۳) اسلامی کونسل اپنے تقرر سے سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کرے گی اور سالانہ عبوری رپورٹ پیش کیا کرے گی۔ یہ رپورٹ خواہ عبوری ہو یا حتمی، موصولی سے چھ ماہ کے اندر دونوں ایوانوں اور ہر صوبائی اسمبلی کے سامنے برائے بحث پیش کی جائے گی اور مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور اسمبلی، رپورٹ پر غور وخوض کرنے کے بعد حتمی رپورٹ کے بعد دو سال کی مدت کے

☆ احکار اصدار الاوراق النقدیۃ سے مراد ہے Isue of Bank Note Monopoly ☆

اندراس کی نسبت قوانین وضع کرے گی۔

کونسل کی کارگردگی

آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۳۰ کے مطابق اپنے قیام کے سات سال بعد قوانین کے جائزہ پر مبنی ایک حتمی رپورٹ پیش کرنا کونسل کے فرائض میں شامل تھا۔اس کی شق (۴) میں یہ بھی لازم قرار دیا گیا تھا کہ کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ یا فائنل رپورٹ مجلس شوری یا صوبائی اسمبلی کو پیش کی جائے گی جو فائنل رپورٹ کے ملنے کے دو سال کے اندراس پر قانون سازی کرے گی۔

۱۹۸۰ء میں سات سال پورے ہو گئے لیکن بوجوہ حتمی رپورٹ تیار نہ ہو سکی تھی۔تاہم کونسل ہر سال سالانہ رپورٹیں پیش کرتی رہی جن میں نافذ شدہ قوانین کا جائزہ اور نظام تعلیم ،نظام معاشرت اور ذرائع ابلاغ عامہ کے موضوعات شامل تھے۔

حتمی رپورٹ ۱۹۹۶ء میں پیش کر دی گئی۔اس کے بعد سے آج تک سالانہ رپورٹوں کا سلسلہ جاری ہے۔

کونسل کی جانب سے قوانین کی نظر ثانی جاری ہے اس کی سفارشات / رپورٹیں مجالس قانون ساز کو ہر سال پیش کی جاتی ہیں۔

کونسل کا انتظامی ڈھانچہ

دستور کے آرٹیکل ۲۲۸ (۴) کے تحت صدر پاکستان کونسل کے ارکان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر فرماتے ہیں،جن کے عہدہ کی میعاد دوسرے ارکان کی طرح تین سال ہوتی ہے۔البتہ اس میعاد کے اختتام پر ان کا دوبارہ تقرر بطور رکن/چیئرمین کیا جاسکتا ہے۔کونسل کے سیکرٹریٹ کی سربراہی کونسل کے سیکرٹری (گریڈ ۲۰/۲۱) کرتے ہیں ،جن کا تقرر کونسل کے ریکروٹمنٹ رولز (۱۹۸۴ء) کے مطابق وفاقی /صوبائی حکومتوں کے کسی موزوں افسر کے تبادلہ/ڈیپوٹیشن کے ذریعے یا پریس میں اشتہار کے بعد براہ راست انتخاب کے ذریعے ہوتا ہے۔ریکروٹمنٹ رولز کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت کونسل کی تمام اسامیوں (بشمول سیکرٹری/ڈائریکٹر جنرل وغیرہ) پر تقرر کا اختیار کونسل کے چیئرمین کو حاصل ہوتا ہے ،جو انہی قواعد کے قاعدہ (۱۱)(۱)۹ کے تحت قائم شدہ بورڈ/کمیٹی کی سفارش پر کیا جاتا ہے۔کونسل کے شعبہ تحقیق کی سربراہی اس کے ڈائریکٹر جنرل (گریڈ ۲۰) کرتے ہیں۔کونسل کا انتظامی ڈھانچہ ضمیمہ نمبر ۲ میں تفصیل سے دیا گیا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

۱۹۵۶ء کے دستور کے آرٹیکل ۱۹۸(۳) کے تحت جو کمیشن قائم کیا جاتا تھا، وہ بوجوہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں اس دستور کی تنسیخ تک وجود میں نہ آسکا۔

یکم اگست ۱۹۶۲ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے جناب جسٹس ابوصالح محمد اکرم، ۱۹۶۲ء کے دستور کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت، اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل کے پہلے چیئرمین مقرر ہوئے۔ ان کے بعد جناب پروفیسر علامہ علاؤالدین صدیقی، جناب جسٹس حمودالرحمٰن، جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ، جناب جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ، جناب جسٹس (ر) محمد حلیم، جناب مولانا کوثر نیازی، جناب اقبال احمد خان، جناب ڈاکٹر شیر محمد زمان کونسل کی سربراہی کی خدمت پر مامور ہوئے، ۱۵/جون ۲۰۰۴ء سے جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد خالد مسعود کونسل کی سربراہی کے منصب پر فائز رہے۔ کونسل کے جملہ صدر نشینوں کے عہدوں کی میعاد بھی ضمیمہ نمبر ۵ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اور اب علامہ خان محمد شیرانی صاحب اس کے چیئرمین ہیں......

یکم اگست ۱۹۶۲ء سے ۲۶/ستمبر ۱۹۷۷ء تک کونسل کا مستقر لاہور میں رہا۔ اس کے بعد اسے اسلام آباد منتقل کیا گیا۔ ۱۹۹۵ء میں اسٹیٹ بنک آف پاکستان سے متصل، ۴۶۔ اتاترک ایونیو، سیکٹر جی فائیو میں اپنی عمارت مکمل ہونے پر کونسل مستقل طور پر یہاں منتقل ہوگئی۔..........(جاری ہے)

فقہ المعاملات پر نئی کتاب

☆

شرکت الوجوہ

تالیف: شیخ محمد رفیق یونس مصری..........ترجمہ: ڈاکٹر محمد مہربان باروی

ناشر: شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی

☆ احتکار اصدار الاوراق النقدیۃ سے مراد ہے Isue of Bank Note Monopoly ☆